OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

فوائد الفواد کا منہج واسلوب: عصری تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

Methodology and Style of *Fawā'id al-Fuwād*: An Analytical Study in Contemporary Context

Moin Shahzad
Doctoral Candidate Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore
Dr. Ata ur Rehman
Assistant Professor, Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore
Dr. Muhammad Waris Ali
Assistant Professor, Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore

Abstract

Fawā'id al-Fuwād is a renowned book written by *Nizamuddīn Auwliya*. The book offers a collection of valuable insights and teachings from *Nizāmuddīn Auwliyā*, a renowned medieval Sufi saint of the *Chishtī* order in India. This book contains valuable insights into the spiritual journey of a Sufi and highlights the virtues, wisdom, and guidance necessary for achieving true love and devotion to God. It is believed that Hazrat *Nizāmuddīn Auwliyā* wrote this book to convey his message to his followers who were unable to meet him in person. The book is considered a masterpiece of Sufi literature and has been translated into several languages. Through *Fawā'id al-Fuwād*, readers gain a deeper understanding of Sufism and its teachings, making it a valuable resource for those pursuing the path of spirituality. This is an analytical study to explore the methodology style of *Fawā'id al-Fuwād* and its contemporary importance. For this purpose, data is gathered from secondary sources; books, articles and online sources. The study reveals that

Fawā'id al-Fuwād is the first book of al-Malfūzāt that was first compiled in book form. Its position is also high in the sense that it contains the most Hadiths with text. The book is a source and source book of spiritual teachings. This book not only emphasized on worship but also enlightened people's hearts with Islamic teachings. It Encourages people to have a good character through the morals of the Prophet (PBUH) in *Fawā'id al-Fuwād*.

Keywords: *Fawā'id al-Fuwād, Nizāmuddin Auwliyā*, Methodology, Style, Mysticism, Sufi; *Malfūzāt-e-Chisht*

تمہید

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کا شمار بھی ان صوفیائے کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کو دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ آپؒ چشتیہ سلسلہ کے نامور بزرگ ہیں اور چشتیہ سلسلہ کی شاخ چشتیہ نظامیہ کے بانی ہیں۔ آپ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ آپؒ کی دن رات کی کاوشوں سے ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور اپنی زندگیاں دین اسلام کے لئے وقف کیں۔ آپ کا نام محمد ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام خواجہ احمد ہے۔ آپ "نظام الدین اولیاء المعروف محبوب الٰہی" کے نام سے مشہور ہوئے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء 27 صفر المظفر 636ھ بروز چہار شنبہ کو یوپی (انڈیا) کے شہر بدایوں میں پیدا ہوئے۔[1] بدایوں میں اُس وقت مولانا شادی مقری صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ اُن کی ادنی کرامات میں سے ایک کرامت یہ تھی کہ جو کوئی بھی ایک مرتبہ ان سے ایک سپارہ پڑھ لیتا اُس کو قرآن مجید حفظ ہو جاتا تھا۔ میں نے اُن سے ایک سپارہ پڑھا اور اللہ تعالی نے مجھے تمام قرآن پاک حفظ کروا دیا۔[2] خواجہ نظام الدین فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ والعالم شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر نے مجھے بیعت سے سر فراز فرمایا اور کلاہ چہار ترکی عنایت فرمائی اور خرقہ و نعلین چوبین بھی عطا فرمائیں خواجہ نظام الدین اولیاء 18 ربیع الثانی 725ھ کو اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔[3]

فوائد الفواد کا تعارف

فوائد الفواد کو خواجہ نظام الدین کے کلام کا خاصہ اور لب لباب سمجھنا چاہیے ظاہر املفوظات میں کوئی کتاب ان سے زیادہ مقبول اور مطبوع خاص و عام نہیں ہوئی۔ ایران، ترکستان، تاتار، افغانستان اور ہندستان میں ان کی تعلیم ساڑھے سات سو برس سے برابر جاری ہے فوائد الفواد شیخ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جن کو حضرت امیر حسن علی سنجری نے جمع کیا ہے یہ ملفوظات پانچ حصوں پر مشتمل ہیں۔ یہ ملفوظات خواجہ نظام الدین کی پندرہ سالہ تعلیمات اور مجاہدات کا نچوڑ ہے یہ طریقت و شریعت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے ایک بیش قیمتی خزانہ ہے ان ملفوظات میں شریعت ،طریقت، عبادات، عدل، احسان، تاریخی واقعات اور اس کے علاوہ اصلاح انسانیت کے لیے درس موجود ہیں۔ امیر خسرو نے

فوائد الفواد سے متعلق فرمایا: "کاش میری تمام تعلیمات میر حسن علی سنجری کے نام سے منسوب ہو جاتیں اور ان کے عوض فوائد الفواد میرے نام سے منسوب ہوتی۔"[4]

فوائد الفواد کا اسلوب

فوائد الفواد ایک ملفوظات کی نثری کتاب ہے اس میں ابحاث کو مجالس کی شکل میں بیان کیا گیا ہے مجالس کے ذیل میں مختلف موضوعات بیان کیے گئے ہیں اس کی ترکیب میں تناسب پایا جاتا ہے ہیں خواجہ نظام الدین کے کلمات میں ایک طرح کی موسیقی ہوتی ہے جو پڑھنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے فقرہ سے کوئی ایک کلمہ ادھر اُدھر ہو جاتے تو صاحب ذوق سلیم اس تبدیلی کو خود ہی دریافت کر لیتا ہے اس لیے ایک لفظ کی تبدیلی سے موقعیت مقام وکلام کی نظم وترتیب ختم ہو جاتی ہے۔

فوائد الفواد کا زمانہ

707ھ میں جب امیر حسن شیخ المشائخ کے دامن فیض سے وابستہ ہوئے اور آپ بہت جلد مریدان با اختصاص میں شامل ہو گئے۔ اور آپ کو یہ شوق پیدا ہو گیا کہ شیخ کے ملفوظات کو قلمبند کروں گا اور آپ نے اس مبارک کام کا آغاز 3 شعبان 707ھ میں ہی کر دیا تھا۔ آپ شیخ المشائخ کی زبان سے جو الفاظ بھی سنتے اس کو ضبط تحریر میں لے آتے پھر آپ نے انہی ملفوظات کے مجموعہ کا نام "فوائد الفواد" مرتب کیا۔ خواجہ امیر حسن" مجلس میں شیخ المشائخ کے ملفوظات ذہن نشین کر لیتے اور پھر بعد میں اپنے مکان میں آکر اس کو قلمبند کرتے۔

فوائد الفواد کا موضوع

خواجہ نظام الدین کی کتاب کا موضوع اخلاقیات ہے خواجہ صاحب نے بنیادی طور پر انسانی اخلاقیات کو موضوع بحث بنایا ہے اس مقصد کے لیے انہوں نے اعلیٰ انسانی اقدار کو خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ فوائد الفواد بذات خود ایک دنیا کی حیثیت ہے اس کے علاوہ اس کتاب میں تزکیہ قلب، تصفیہ نفس، اصلاح احوال اور فکر آخرت کے حوالے سے تعلیمات ملتی ہیں جن کے ذریعے آپ نے انسان کو اپنے اللہ کے ساتھ جڑنے کی تعلیمات دی ہیں۔

فوائد الفواد کی خصوصیت

فوائد الفواد کی بہت زیادہ خصوصیات ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو ملفوظات کی تاریخ میں یہ کسی صوفی درویش کے ملفوظات کا پہلا مجموعہ ہے جو کہ صحت، زبان، صحت روایت حسن اسلوب، اور حجیت کے اعتبار سے ایک خاص منہج پر اور تاریخ دار مرتب ہوا ہے۔ اس سے پہلے کوئی ایسا مکمل ملفوظ نہیں تھا جس کو فوائد الفواد کے لئے کسی طرح کا نمونہ بنایا جاتا اگرچہ اس سے پہلے 550ھ میں سنخنان ابو سعید ابالخیر "اسرار التوحید اور سنخنان اوحد الدین کرمانی جیسی کتابیں مرتب ہو چکی تھی لیکن وہ ایک خاص حلقے میں رہیں اور ان کے حلقے کی دلچسپی اور ہدایت کا سامان نہیں تھا۔ فوائد الفواد ایک ایسی کتاب ہے جس نے پہلی مرتبہ ملفوظ لٹریچر کے لئے ایک مثالی نمونہ پیش کیا اور اس کے بعد جمع ہونے والی ملفوظات کی بہت سی کتابوں کے لئے فوائد الفواد سے رہنما خطوط میسر ہوئے۔ فوائد الفواد کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ خواجہ امیر حسن نے لکھتے وقت یہ اہتمام کیا کہ جو الفاظ بھی اپنے مرشد کی زبان مبارک سے سنتے اس کو لکھ کر محفوظ کر لیتے اور لکھتے وقت اگر کوئی لفظ یاد نہ رہتا یا چھوٹ جاتا تو وہ جگہ خالی چھوڑ دیتے تھے اور جب صحیح المشائخ ان اوراق پر نظر ثانی فرماتے تو خالی جگہ کی خانہ پری بھی کر دیتے تھے۔ اس لئے یہ فوائد الفواد کی خصوصیت میں شامل ہے کہ اس سے پہلے یہ شرف ملفوظات کے کسی اور مجموعے کو حاصل نہیں ہوا تھا کہ اس میں شیخ نے خود

بھی نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں الفاظ لکھنے کا اہتمام کیا ہو۔ فوائد الفواد کے بعد یہ طریقہ بھی رائج ہو گیا اور کئی ملفوظات اسی اہتمام کے ساتھ قلمبند کئے گئے۔

ملفوظ قرآنی آیات سے مزین

خواجہ نظام الدین کے ملفوظات کی خوبی یہ ہے اور اس کی مدعاء کی ثقاہت کی دلیل ہے کہ وہ آپ اپنے ملفوظات کی ابحاث کو ثابت کرنے کے لیے جابجا قرآنی آیات کا استعمال کرتے ہیں والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس آیت پیش کر کے اللہ تعالیٰ شکر کے بارے بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں پر احسانات کا انسان شکر ادا کرنے سے قاصر ہے۔ ملفوظات میں فنی ضرورت کے پیش نظر موضوع کی مناسبت سے قرآنی آیات وارد کرتے ہیں۔ فوائد الفواد میں ہے ایک مرتبہ خواجہ نظام الدین اولیاء قرآن شریف کے حفظ سے متعلق فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو سوتے وقت یہ دو آیات پڑھ کر سوئے اسے ضرور قرآن مجید حفظ ہو جائے گا۔وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌلَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم[5] "تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بڑی رحمت والا، مہربان ہے۔" ؛اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ6 "بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، اور رات اور دن کے بدلنے میں، اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کی نفع دینے والی چیزیں لے کر چلتے ہیں، اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے نازل کیا ہے پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے چلنے والے جانور پھیلاتا ہے، اور ہواؤں کے بدلنے میں، اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے، البتہ عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

حدیث سے طریقہ استشہاد

خواجہ نظام الدین کا بھی طریقہ استشہاد یہی تھا کہ پہلے مسئلہ بیان کرتے اور بعد میں اس پر بطور دلیل حدیث بیان کرتے ایک مقام پر غائبانہ نماز جنازہ سے متعلق خواجہ سے پوچھا گیا کہ " بعض لوگ غائب جنازے کی نماز ادا کرتے ہیں یہ کس طرح ہے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جائز ہے حضرت رسول خدا ﷺ نے نجاشی پر بھی نماز ادا کی تھی۔"7 آپ نے نجاشی کی نماز جنازہ کی جس روایت کو حوالہ کے طور پر بیان کیا وہ مسلم شریف میں یوں مذکور ہے:عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي في اليوم الذي مات فيه، فخرج بهم إلى المصلى، وكبر اربع تكبيرات۔8 حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو نجاشی کی وفات کی اطلاع ملی تو رسول اللہ ﷺ عید گاہ میں تشریف لے گئے اور چار تکبیرات کہیں یعنی نماز جنازہ پڑھی۔

خواجہ نظام الدین کی ایک حدیث کی وضاحت

حضرت مخدوم نے فرمایا کہ حضرت شیخ نظام الدین نے ایک مرتبہ فرمایا کہ "محدثین اس حدیث کو " من قبل رياكم يجد رائحة الجنة" غلط بتاتے ہیں اور میری سمجھ کے مطابق اس کے معنی بالکل صاف ہیں اس لیے کہ قیامت کے دن جب بہشت کی خوشبو پھیلے گی جن لوگوں کو وہ خوشبو پہنچے گی ان پر حساب آسان ہو جائے گا اور جن کو اس کی خوشبو نہیں پہنچے گی ان کے لیے

حساب دینا مشکل ہو جائے گا۔"9خواجہ نظام الدین اولیاء کی یہ وضاحت و تشریح حدیث کی صوفیانہ شرح ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے ملفوظات احادیث مبارکہ کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے تھے اور آپ بھی علوم حدیث پر عبور رکھتے تھے۔

حدیث بطور منابع

قرآن مجید کے بعد سب سے افضل مقام احادیث رسول ﷺ کو حاصل ہے فوائد الفواد کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خواجہ نظام الدین کی احادیث نبویہ ﷺ کے ساتھ محبت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ خواجہ نظام الدین نے صرف احادیث نبویہ ﷺ کو پڑھا ہی نہیں بلکہ بطور منابع وماخذ اپنے ملفوظات میں بیان بھی کیا ہے۔ فوائد الفواد کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ مشائخ چشت نے احادیث نبویہ ﷺ کو منابع تین طریقوں سے بیان کیا ہے۔

1. حدیث کو بیان کر کے اس سے مسئلہ بیان کرنا
2. مسئلہ بیان کر کے بطور دلیل حدیث بیان کرنا
3. حدیث کو بیان کر کے اس سے مسئلہ بیان کرنا اور پھر اس پر بطور دوسری حدیث بیان کرنا

مسئلہ کے بعد حدیث بیان کرنا

خواجہ نظام الدین نے توبہ کرنے والے سے متعلق فرمایا کہ "توبہ کرنے والا متقی یعنی پرہیز گار کے برابر ہوتا ہے متقی تو وہ ہے جس سے عمر بھر میں کوئی گناہ ظاہر نہ ہو۔ یا اس نے ساری عمر شراب نہ پی ہو لیکن توبہ کرنے والا وہ ہے جس نے گناہ کیا ہو اور پھر اس نے توبہ کر لی ہو۔" بعد ازاں فرمایا کہ اس حدیث کے مطابق دونوں برابر ہیں: التائب من الذنب كمن لا ذنب له۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔10 خواجہ نظام الدین اپنے ملفوظات میں احادیث مبارکہ کو متن کے ساتھ بیان فرماتے جس طرح مندرجہ بالا ملفوظ میں بھی آپ توبہ کرنے والے سے متعلق بیان فرما رہے ہیں اور ساتھ دلیل کے طور پر آپ نے نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان بھی بیان فرمایا آپ کی بیان کردہ حدیث مبارکہ سنن ابن ماجہ میں یوں مذکور ہے: عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" التائب من الذنب كمن لا ذنب له 11" حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔" خواجہ نظام الدین کے ملفوظ میں بیان کردہ حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ جب مجالس میں بیان فرماتے تو آپ کے زیر مطالعہ کتب احادیث ہوتیں۔

حدیث کے بعد مسئلہ بیان کرنا

صائم الدہر کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من صائم الدهر كله لا صام ولا افطر ۔ جس نے ساری عمر روزہ رکھا اس نے نہ رکھا نہ افطار کیا۔ ایک اور حدیث ہے: من صائم الدهر تضيق عليه جهنم وعقد ايستعين۔" جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس پر دوزخ اور نوے گرہ تنگ ہو جاتی ہے یعنی وہ شیخ نہ دوزخ میں جاتا ہے اور نہ نوے گرہ اس پر اثر کرتی ہیں۔12 صائم الدھر سے متعلق بیان کرتے ہوئے آپ نے دو احادیث بیان فرمائیں یہ آپؒ کے ملفوظات کا حسن ہے کہ مشائخ چشت علیہم الرحمہ میں سے سب زیادہ متن کے ساتھ آپؒ نے احادیث بیان کی ہیں آپ کی بیان کردہ احادیث کتب احادیث میں یوں مذکور ہیں۔ سنن النسائی میں ایک حدیث حضرت عبداللہ سے یوں مروی ہے: عن عبد الله بن الشخير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في صوم الدهر" لا صام ولا

افطر۔13 حضرت عبد اللہ بن شخیر سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے صیام الدھر رکھنے والے کے بارے میں فرمایا "نہ اس نے روزہ رکھا، اور نہ ہی افطار کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر سے یوں مذکور ہے۔عن عبد الله بن عمر، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" من صام الابد فلا صام ولا افطر۔14 حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ مسلم میں حضرت ابو قتادہ سے مروی روایت یوں مذکور ہے:عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن صومه فغضب , فقال عمر رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا وسئل عمن صام الدهر فقال" لا صام ولا افطر او ما صام وما افطر۔15" حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ سے آپ کے روزوں سے متعلق دریافت کیا گیا، پس آپ ناراض ہوئے حضرت عمر نے عرض کی ہم راضی ہوئے اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر نیز آپ ﷺ سے ہمیشہ رکھنے والے روزے سے متعلق دریافت کیا گیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے صوم الدھر رکھا اس نے نہ رکھا، نہ ہی افطار کیا۔" ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے ملفوظات میں احادیث کو کس طرح رونق بخشی ہے۔

ملفوظات میں حدیث پر سوال

یہ فوائد الفود کا خاصہ ہے کہ اس میں جہاں قرآن وحدیث کو بیان کیا گیا وہی اس میں احادیث کی صحت پر خواجہ نظام الدین سے سوال کیے جاتے اور آپ ان کی تصیح کروادیتے۔ آپ کی مجالس میں احادیث کی صحت کو جانچنے کے لیے آپ سے سوال کیا جاتا اور آپ ان کو حدیث مبارکہ کی روشنی میں جواب عنایت فرماتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو علوم حدیث پر کتنی دسترس حاصل تھے۔ خواجہ نظام الدین نے سخی اور بخیل سے متعلق گفتگو فرمارہے تھے خواجہ حسن لکھتے ہیں اسی اثناء میں میں نے عرض کی کہ یہ حدیث کس طرح ہے؟ السخی حبیب اللهِ وَإِن كَانَ فَاسِقًا۔" سخی حبیب خدا ہوتا ہے خواہ فاسق ہی ہو۔" خواجہ نظام الدین نے فرمایا کہتے تو اسی طرح ہیں 16 آپ کے اس ملفوظ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی مجلس میں آپ سے۔ احادیث پر سوال ہوتے تھے آپ احادیث سے متعلق بیان فرماتے تھے مندرجہ بالا حدیث ترمذی میں یوں مذکور ہے:عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النارولجاهل سخي احب إلى الله من عابد بخيل17" حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے سخی اللہ کے، جنت کے اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے جبکہ بخیل اللہ سے، جنت سے اور لوگوں سے دور ہوتا ہے اور دوزخ کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی اللہ کو عابد بخیل سے پسند ہے۔" یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ خواجہ نظام الدین نے حدیث نبویہ ﷺ کے فروغ اور ان کو عملی طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرنے میں اپنی زندگی وقف کر دی یہی وجہ ہے کہ آپ کے ملفوظات سے محبت رسول ﷺ کی خوشبو آج بھی لوگوں کے دلوں کو منور کر رہی ہے۔

مناقب مولا علی سے

مولا علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب کے بارے میں فرمایا کہ: "ایک مرتبہ رسول خدا نے پیاروں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر بایں الفاظ فرمایا کہ: افضلکم علی اقضی تم میں سے افضل اور سب سے بڑھ کر قاضی علی ہے۔"[18] حضرت علی علیہ السلام کو اللہ

تعالیٰ نے بہت بلند مقام عطا فرمایا احادیث مبارکہ میں آپ کے فضائل سے متعلق محدثین نے کتب لکھیں اور ابواب باندھے آپ کے فضائل سے متعلق چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

مسند احمد کی روایت ہے:عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ 19"مولا علی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔؛عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ : وَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ االلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ 20حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :اے علی! تو میرے بعد ہر مومن کے لئے میر اولی ہے۔ اسی طرح خواجہ نظام الدین کے ملفوظ میں مذکور حدیث ابن ماجہ میں یوں مذکور ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:اقضیٰ امتی علی بن ابی طالب 21"میری امت کا سب سے بڑا قاضی علی بن ابی طالب ہے۔" خواجہ نظام الدین کی مولا علی سے محبت کا ثبوت ہے کہ آپ نے مولا علی کے مناقب کو اپنے ملفوظات میں بیان کیا آپ نے اپنے ملفوظات میں صحابہ کرام اور اہل بیت کی محبت کا درس دیا۔

فضیلت سورہ اخلاص

سورہ اخلاص کی فضیلت کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو فرمایا کہ:"رسول اللہ فرماتے ہیں کہ سورہ اخلاص قرآن شریف کا ثلث ہے۔"[22]ورہ اخلاص کو قرآنی سورتوں میں بہت بلند مقام حاصل ہے خواجہ نظام الدین نے سورہ اخلاص کی فضیلت میں جو حدیث مبارکہ بیان کی ہے وہ جامع ترمذی میں یوں مذکور ہے :عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احشدوا فإني ساقرا عليكم ثلث القرآن، قال: فحشد من حشد ثم خرج نبي الله صلى الله عليه وسلم فقرا " قل هو الله احد " ثم دخل، فقال بعضنا لبعض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فإني ساقرا عليكم ثلث القرآن إني لارى هذا خبرا جاء من السماء ثم خرج نبي الله صلى الله عليه وسلم، فقال إني قلت ساقرا عليكم ثلث القرآن الا وإنها تعدل ثلث القرآن23"حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب جمع ہو جاؤ میں تم کو ثلث قرآن پڑھ کر سنانے والا ہوں نبی کریم ﷺ کی صدا جس پر پہنچی جمع ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ حجرے سے باہر تشریف لائے اور سورہ" قل ہو اللہ احد " پڑھ کر سنائی اور حجرے میں واپس تشریف لے گئے صحابہ کرام میں سرگوشیاں ہونے لگیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا میں تم کو ثلث قرآن پڑھ کر سناؤں گا ہو سکتا ہے آسمان سے کوئی خبر آ گئی ہو رسول اللہ ﷺ دوبارہ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمایا"میں نے کہا تھا میں تمھیں ثلث قرآن پڑھ کر سناؤں گا تو سن لو یہ سورۃ قل ھو اللہ اَحد ثلث قرآن کے برابر ہے۔" سنن ابن ماجہ کی روایت ہے :عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن24"ابوہریرہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قل ھو اللہ اَحد(یعنی سورۃ الاخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔" خواجہ نظام الدین نے اپنے ملفوظات میں قرآن مجید کے فضائل بیان کیے آپ نے مختلف سورتوں کے فضائل کو بیان کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپؒ کو علوم قرآن پر دسترس حاصل تھی۔

ملفوظات میں تاریخی واقعات

حضرت امیر حسن علی سنجری فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے مع چند اور یاروں کے از سر نو بیعت کی اس حال کے مناسب خواجہ نظام الدین نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ: "جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کا ارادہ کیا تو فتح سے پہلے حضرت عثمان کو بطور قاصد اہل مکہ کے پاس بھیجا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے ہیں یہ خبر سن کر صحابہ کو بلایا کہ آکر پھر بیعت کرو تا کہ ہم اہل مکہ سے لڑائی کریں صحابہ نے بیعت کی اس وقت رسول اللہ ﷺ پیپلر کے درخت کے تنے پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔[25] خواجہ نظام الدین کے اس ملفوظ میں حضرت عثمان کے لیے کی گئی بیعت کا ذکر ہے جو سن 6 ہجری میں جب رسول اللہ ﷺ عمرہ کا ارادہ کیا لیکن مکہ میں داخل ہونے سے کفار نے روک دیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان کو سفیر بنا کر بھیجا جب حضرت عثمان مکہ میں تھے تو ایک افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے بیعت لی کہ حضرت عثمان کا بدلہ لیے بنے واپس نہیں جائیں گے۔ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا: لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا 26 تحقیق اللہ راضی ہو گیا ایمان والوں سے جب انھوں نے آپ کی بیعت کی درخت کے نیچے تو اللہ جانتا تھا کہ ان کے دلوں میں کیا تھا پس اس نے اتارا ان پر اطمینان اور انھیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔" اس واقعہ کو امام ترمذی نے یوں بیان کیا ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِلٰي أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّاسُ، قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدَي يَدَيْهِ عَلٰي الْأُخْرٰي، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لِعُثْمَانَ خَيْراًمِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ27 "حضرت انس سے مروی ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کے لیے صحابہ کرام کو حکم دیا تب حضرت عثمان سفیر بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جب صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عثمان اللہ اور اس کے رسول کا کام کر رہا ہے یہ ارشاد فرما کر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا حضرت عثمان کے لیے نبی کریم ﷺ کا دست مبارک اپنے ہاتھوں سے بہت اچھا تھا۔" اس واقعہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ نظام الدین کو قرآن و حدیث کے ساتھ کتب سیر و کتب تاریخ کے ساتھ بھی لگن تھی آپ تاریخ کے واقعات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرماتے۔

مشائخ بطور منابع

فوائد الفود خواجہ نظام الدین کے علمی سفر کا نچوڑ ہے جس کو آپ نے اپنے مشائخ کی خدمت کے بعد حاصل کیا آپ نے انہی علوم کو اپنے مشائخ کے حوالہ کے ساتھ آگے اپنے مریدین و متوسلین تک پہنچایا کچھ علوم تو انسان قرآن و حدیث اور دیگر کتب سے حاصل کرتا ہے مگر بہت سے علوم انسان سینہ بسینہ اپنے اساتذہ و مشائخ سے حاصل کرتا ہے۔ اور وہی علوم انسان کو قرآن و حدیث کے معنٰی و مفہوم کو سمجھنے اور ان کی معرفت حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ فوائد الفواد کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے آپ نے درج ذیل مشائخ کو بطور منابع لیا ہے:

- خواجہ عثمان ہارونی
- خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

- قطب الدین بختیار کاکی
- خواجہ فرید الدین گنج شکر

کتب بطور منابع

قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ کے علاوہ فوائد الفواد میں خواجہ نظام الدین نے اور بہت سی کتب سے استفادہ کیا ہے جن کتب کو بطور منابع آپ نے لیا ان میں سے چند ایک کتب یہ ہیں:

- تنبیہ الغافلین از نصر بن محمد بن ابراہیم السمرقندی
- فتاویٰ از خواجہ یوسف چشتی
- اسرار العارفین از خواجہ شبلی
- دلیل شافعی از خواجہ شفیق
- کفایہ از امام شافعی
- آثار الاولیاء از ابراہیم بن ادہم
- مشارق الانوار از رجب بن محمد البرسی

خلاصہ بحث

خواجہ نظام الدین سلسلہ چشتیہ کے وہ عظیم روحانی بزرگ ہیں جنھوں نے فوائد الفواد کی شکل میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لیے کردار ادا کیا۔ فوائد الفواد ملفوظات میں سے وہ پہلی کتاب ہے جو سب سے پہلے کتابی شکل میں مرتب کی گئی۔ اس کا مقام اس لحاظ سے بھی بلند ہے کہ اس میں سب سے زیادہ احادیث متن کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ فوائد الفواد ایک روحانی تعلیمات کی مصدر اور منبع کتاب ہے۔ اس کتاب میں نہ صرف عبادات پر زور دیا ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو نور کی روشنی بخشی۔ ملفوظات میں قرآن وحدیث کا بیان کرنا قرآن وحدیث کے ساتھ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فوائد الفواد میں نبی کریم ﷺ کے اخلاق عالیہ کے ذریعے لوگوں کو حسن کردار کی ترغیب دی گئی ہے۔

References

[1]Allah Ditta Uthmānī, *Sir al-Aqtāb* (Dakkan: Munshī Nawal Kishor ,1321AH),193.
[2]Hassan Ali Sanjrī, *Fawā'id al-Fuwād* (Lahore: Shabeer Brothers, 2006), 163.
[3]Muhammad Ibn Mubārak, *Siyar al-Auwliyā'* (Lahore: al- Kitāb, 1968), 65.
[4]Khursheed Ahmad Gilanī, *Rooh-e-Tasawwuf* (Lahore: Fareed Book Satāl,1981),73.
[5]Al-Baqrah 2:163.
[6]Al-Baqrah 2:164.
[7]Hassan Ali Sanjrī, *Fawā'id al-Fuwād*, 112.
[8]Muhammd Ibn Ismā'īl al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ* (Beirūt: Dar Ibn Kathīr,1412AH), Hadith no:2204.
[9]Muhammad Akbar Hussani, *Jawāmi' al-Kalim* (Karachi: Nafees Academy, 2002), 138.
[10] Sanjrī, *Fawā'id al-Fuwād*,13.
[11]Muhammad Ibn Yazīd Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja* (Lahore: Maktaba Islamia,2002), Hadith No:4250.

[12] Sanjrī, *Fawā'id al-Fuwād*, 26.
[13]Muhammad Ibn Shuaib al-Nisā'ī, *Al-Sunan* (Beirūt: Mosassah al-Risāla,1421AH), Hadith no:2383.
[14]al-Nisā'ī, *Al-Sunan,* Hadith No:2375.
[15]Muslim Ibn al-Hajāj, *Al-Jaāmi' al-ṣaḥiḥ* (Beirūt: Dar aL-kitab,1423AH), Hadith No:1162.
[16] Sanjrī, *Fawā'id al-Fuwād*, 85.
[17]Muhammad Ibnn 'Isā al-Tirmadhī, *Sunan al-Tirmadhī* (New Dehli, 2002), Hadith No:1869.
[18] Sanjrī, *Fawād al-Fawād*,,94.
[19]Abdullah Ibn Ahmed, *Musnad Ahmed* (Beirūt: dar al bshair alaslamia,), Hadith No:3060.
[20]Ahmed, *Musnad Ahmed*, Hadith No:3062.
[21]Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Hadith No:154.
[22] Hassan Ali Sanjrī, *Fawā'id al-Fuwād*,111.
[23]Al-Tirmadhī, *Sunan al-Tirmadhī*, Hadith No:2900.
[24]Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja*, Hadith No:3787
[25] Sanjrī, *Fawā'id al-Fuwād*,127.
[26]Al-Fath48:18.
[27] Al-Tirmadhī, *Sunan al-Tirmadhī*, Hadith No:3702.